یوحنا 10 باب–اچھا چرواہا

الف: اسرائیل کے اچھے اور جھوٹے چرواہے میں موازنہ

1. (1-2 آیات) یسوع ہی حقیقی چرواہا ہے جو درست دروازے سے داخل ہوتا ہے۔

مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی دروازہ سے بھیڑ خانہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اور کسی طرف سے چڑھ جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے۔ لیکن جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔

اَ. مَیں تم سے سچ کہتا ہوں: یوحنا کی انجیل میں یہ بات کم از کم موضوع کے حوالے سے یہودیوں کے ساتھ اندھے شخص کی شفا کے واقعے پر پیدا ہونے والے تنازعے کے بعد ہوئی۔ جس وقت اُن یہودی رہنماؤں نے یہ بات ثابت کی کہ وہ اُس اندھے پن سے شفا پانے والے شخص، اُس کے والدین اور دیگر عام آدمیوں کے لئے کسی طور پر مددگار نہیں ہیں، بلکہ اُن کا رویہ بہت زیادہ ظالمانہ ہے تو یسوع نے یہ ضروری سمجھا کہ وہ خُدا کی طرف سے ایک اچھا رہنما ہوتے ہوئے اپنے اور اپنے کاموں اور اُن یہودیوں اور اُن کے کاموں کے درمیان پایا جانے والا موازنہ پیش کرے۔ تاکہ وہ لوگوں پر اُن یہودی رہنماؤں کے دل کی حالت اور اپنے دل کی حالت کو ظاہر کر سکے۔

i. سچ کہتا ہوں: "یہ الفاظ بالخصوص چوتھی انجیل یعنی یوحنا کی انجیل میں استعمال ہوئے ہیں، اور یہ خُداوند یسوع مسیح کی اپنی ذات یا اُسکے مشن کے بارے میں باضابطہ اقرارِ واثق یا قول کا درجہ رکھتے ہیں۔" (ٹینی)

ب. جو کوئی دروازہ سے بھیڑ خانہ میں داخل نہیں ہوتا بلکہ اور کسی طرف سے چڑھ جاتا ہے وہ چور اور ڈاکو ہے: قدیم زمانے میں مذہبی اور سیاسی رہنماؤں کو عام طور پر چرواہے کہہ کر پکارا جاتا تھا (یسعیاہ 56 باب 11 آیت؛ یرمیاہ 31 باب 5 آیت) یسوع یہاں پر کہہ رہا ہے کہ ہر وہ شخص جو بھیڑوں کے درمیان میں رہتا ہے وہ چرواہا نہیں بلکہ اُن میں سے بہت سارے چور اور ڈاکو ہیں۔ اُن کے چور اور ڈاکو ہونے کی ایک نشانی اُن کے بھیڑوں کے پاس یا اُن کے درمیان آنے کا انداز ہے۔

i. یہاں پر یہ تصور پیش کیا جا رہا ہے کہ بھیڑ خانے میں داخل ہونے کا ایک خاص دروازہ ہے، پس جتنے بھی بھیڑوں کے درمیان کھڑے ہوتے ہیں سارے اُس راستے سے نہیں آتے، کچھ دیگر راہوں سے غلط طور پر داخل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔

ii. مذہبی رہنماؤں نے خُدا کے لوگوں کے درمیان جن کو یہاں پر بھیڑیں کہا گیا ہے مختلف طریقوں سے جگہ بنائی– کچھ نے ذاتی اور سیاسی اثر و رسوخ کے ذریعے سے ایسا کیا، کچھ نے دُنیاوی تعلیم و تربیت کے ذریعے سے، کچھ نے شدید خواہش اور اولوالعزمی سے، کچھ نے ساز باز، جوڑ توڑ اور بدعنوانی سے۔

ج. جو دروازہ سے داخل ہوتا ہے وہ بھیڑوں کا چرواہا ہے: ایک سچا اور اچھا چرواہا جائز اور درست طریقے سے درست دروازے سے محبت کا اظہار کرتے ہوئے، اپنی بھیڑوں کو پکارتے ہوئے، اور اُن کی خاطر سخت محنت کرتے ہوئے بھیڑ خانے میں داخل ہوتا ہے۔

i. خُدا ہمیشہ ہی یہ چاہتا ہے کہ جتنے بھی لوگ درست طریقے سے اُس کے لوگوں کے پاس آتے ہیں وہ درست طور پر اُسکے لوگوں کی رہنمائی کریں، اُنہیں چرائیں (سیر کریں) اور اُنکی حفاظت کریں۔ بھیڑ خانے کا جو دروازہ ہے اُس کے وہاں پر ہونے کی خاص وجہ ہے۔ بہت سارے لوگ دیواروں پر چڑھ کر پھلانگنے کی بھی کوشش کرتے ہیں لیکن خُدا نے دروازے، رکاوٹیں اور دیواریں خاص مقصد کے لئے بنائی ہیں۔

ii. "اِس لئے جو کوئی بھی پاسبانہ خدمت میں یسوع مسیح کے وسیلے اور اُس کے ذریعے سے داخل نہیں ہوتا وہ بھیڑ خانے میں آ جانے کے باوجود چور اور ڈاکو کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے۔ اور وہ شخص جو یسوع کے نام کو جلال اور اُس کے لوگوں کی بھلائی اور رُوحانی ترقی کے علاوہ کسی اور مقصد کو لے کر بھیڑ خانے میں داخل ہوتا ہے، وہ حقیقت میں یسوع (دروازے) کے ذریعے بھیڑ خانے میں داخل نہیں ہوتا۔ کسی خاص مقصد کے حصول کی خواہش، لالچ و طمع، پر آسائش اور آسان زندگی، زندگی میں خوشی، آرام اور اطمینان کی خواہش، اپنے اردگرد کے لوگوں سے مختلف لگنے کی خواہش، اپنے خاندان کے کسی خاص مقصد کو بڑھاوا دینے کی خواہش اور حتیٰ کہ اپنی کسی خاص ضرورت کو پورا کرنے کی خواہش لیکر بھیڑ خانہ میں داخل ہونے والے بھی چور اور ڈاکو ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو اِن میں سے کسی بھی ایک راستے سے بھیڑ خانے میں داخل ہوتا ہے، یا پھر پیسے دیکر عہدے حاصل کرنے والا، چالاکی، چاپلوسی، یا کسی بھی اور طرح کی ترغیب دیکر بھیڑ خانے میں داخل ہونے والا شخص اِس سے بہتر نام یا لقب پانے کا مستحق نہیں ہے۔" (کلارک)

2. (3-6 آیات) بھیڑیں اور اُن کا چرواہا

اُسکے لئے دربان دروازہ کھول دیتا ہے اور بھیڑیں اُسکی آواز سنتی ہیں اور وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بلا کر باہر لے جاتا ہے۔ جب وہ اپنی سب بھیڑوں کو باہر نکال چکتا ہے تو اُنکے آگے آگے چلتا ہے اور بھیڑیں اُسکے پیچھے پیچھے ہو لیتی ہیں کیونکہ وہ اُسکی آواز پہچانتی ہیں۔ مگر وہ غیر شخص کے پیچھے نہ جائیں گی بلکہ اُس سے بھاگیں گی کیونکہ غیروں کی آواز نہیں پہچانتیں۔ یسوع نے اُن سے یہ تمثیل کہی لیکن وہ نہ سمجھے کہ یہ کیا باتیں ہیں جو ہم سے کہتا ہے۔

اَ. اُسکے لئے دربان دروازہ کھول دیتا ہے: رُوحانی اعتبار سے بات کرتے ہوئے یسوع نے کہا کہ بھیڑوں کے بھیڑ خانے کا ایک دربان بھی ہے– یعنی وہ شخص جو یہ دیکھتا اور دھیان رکھتا ہے کہ کون اندر آیا ہے اور کون باہر رہ گیا ہے۔ دربان چونکہ اصل چرواہے کو جانتا ہے اِس لئے اُس کے لئے ہمیشہ ہی دروازہ کھول دیتا ہے۔

i. اُس دور کے قصبوں میں بھیڑوں کے بہت سارے گلے ایک ہی بھیڑ خانہ میں رات گزارنے کے لئے لائے جاتے تھے اور اُس بھیڑ خانہ کا ایک دربان ہوتا تھا جو یہ دھیان رکھتا تھا کہ کون سا چرواہا کونسا گلہ لے کر آیا تھا اور کون سا گلہ لے کر جا رہا ہے۔

ب. وہ اپنی بھیڑوں کو نام بنام بلا کر باہر لے جاتا ہے: چرواہا بھیڑوں کا نام بنام پکارتا ہے، اِس کا مطلب ہے کہ اُس چرواہے کا اپنی بھیڑوں کے ساتھ گہرا ذاتی تعلق ہوتا تھا۔ وہ اُنہیں باہر لے جاتا ہے، یعنی اُن کی رہنمائی یا قیادت کرتا ہے، وہ اُنہیں اپنی چھڑی یا زور سے ہانکتا نہیں ہے۔

i. "جس طرح آج ہم نے اپنے گھوڑوں، کتوں اور اپنے گائے وغیرہ کے نام رکھے ہوئے ہیں اُسی طرح مشرق میں چرواہے اُس وقت اپنی بھیڑوں کے بھی نام رکھتے تھے۔" (ڈوڈز)

ii. "میری جوانی کے دنوں میں اسکاٹ لینڈ کے پہاڑی علاقوں میں نہ صرف چرواہے اپنی بھیڑوں کے مخصوص ناموں سے اُنہیں پکارتے تھے بلکہ وہ اِس بات کا دعویٰ بھی کرتے تھے کہ وہ جس بھیڑ کو اُسکے نام سے پکاریں گے وہ بھیڑ اپنے نام سن کر اُن کی طرف متوجہ ہو گی۔" (بروس)

iii. "اِس انجیل میں یسوع نے اپنی اِن بھیڑوں کو اُن کے نام سے پکارا، فلپس، مریم مگدلینی، توما، شمعون پطرس۔ اور جب بھی یسوع اُنہیں اُن کے نام سے پکارا اُنکی زندگی میں کوئی نہ کوئی بہتری آئی اور اُنہوں نے رُوحانی طور پر ترقی پائی۔" (ٹاسکر)

iv. باہر لے جاتا ہے: "مشرقی ممالک میں یہ بات عام طور پر دیکھی جا سکتی تھی کہ چرواہا اپنی بھیڑوں کے آگے آگے چلتا تھا اور اُس کی بھیڑیں ایک چراگاہ سے دوسری چراگاہ میں اُس کے پیچھے پیچھے چلتی رہتی تھیں۔" (کلارک)

ج. کیونکہ وہ اُسکی آواز پہچانتی ہیں: جب قدیم دور میں ایک ہی بھیڑ خانے میں ایک وقت میں بہت سارے گلے اکٹھے رکھے جاتے تھے تو اُن کا چرواہا آکر ایک مخصوص آواز نکالا کرتا تھا اور اُس کی ساری بھیڑیں اُٹھ کر اُس کے پیچھے ہو لیتی تھیں۔ بھیڑیں اپنے چرواہے کی مخصوص آواز کو پہچاننے کی بہت اچھی صلاحیت رکھتی ہیں۔

i. "اسکاٹ لینڈ کے ایک شخص کی کہانی اکثر بیان کی جاتی ہے جو یروشلیم سے گزر رہا تھا، اُس نے یروشلیم کے چرواہے کے کپڑے خود پہن لئے اور اُس چرواہے کو اپنے کپڑے پہنا دیئے۔ اِس کے بعد اُس نے کوشش کی کہ بھیڑیں اُس کے پیچھے جائیں لیکن بھیڑیں کپڑوں کو نہیں بلکہ اپنے مالک کی آواز کو پہچان کر اُس کے پیچھے گئیں۔" (ڈوڈز)

ii. پہلی جنگ عظیم کی بات ہے کہ یروشلیم کے نزدیک ایک پہاڑی علاقے میں ایک چرواہا کا گلہ سو رہا تھا، کچھ سپاہیوں نے اُن بھیڑوں کو اُٹھایا اور کچھ دور جا کر اُنکو ہنکا کر لے جانے لگے۔ اتنے میں اُن بھیڑوں کے چرواہے کی آنکھ کھل گئی، جب اُس نے محسوس کیا کہ اُس کے گلے کی کافی زیادہ بھیڑوں کو چرا کر لے جایا جا رہا ہے تو وہ بہت پریشان ہوا کیونکہ وہ اپنی طاقت سے اُن سپاہیوں سے اپنی بھیڑیں واپس نہیں لے سکتا تھا۔ پس اُس نے ایک مخصوص آواز نکالی اور اُسکی بھیڑیں اُن سپاہیوں کے آگے سے بھاگ کر اپنے چرواہے کے پاس چلی آئیں اور وہ سپاہی بڑی کوشش کر کے بھی اُن بھیڑوں کو روک نہ سکے۔

د. یسوع نے اُن سے یہ تمثیل کہی: یہ تمثیل ایک تصویر ہے یا ایک ایسی مثال ہے جو یسوع کے اپنی بھیڑوں کے لئے کئے گئے کام کو ظاہر کرتی ہے اور ساتھ ساتھ یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ وہ جو یسوع کی بھیڑوں کے درمیان خدمت کا کام سر انجام دینا چاہتے ہیں اُنہیں کس چیز پر اپنی توجہ کو مرکوز کرنا چاہیے۔ یوحنا 10 باب کی پہلی 6 آیات کے اندر ایڈم کلارک ایک سچے پاسبان اور خُدا کے خادم کی چھ اہم خصوصیات کو بیان کرتا ہے۔

- وہ بالکل درست اور ایک خاص انداز سے خدمت میں داخل ہوتا ہے۔
- وہ رُوح القدس پر انحصار کرتا ہے کہ وہ بطور دربان خُدا کی بھیڑوں تک پہنچنے اور اُن کے درمیان خدمت کرنے کے لئے اُس کے لئے دروازہ کھولے۔
- وہ اِس بات کا بھی دھیان رکھتا ہے کہ بھیڑیں اُس کی تعلیمات اور اُس کی قیادت کے دوران اُس کی آواز کو سنتی اور پہچانتی ہیں۔
- وہ اپنے گلے کے ساتھ بہت اچھی طرح واقفیت رکھتا ہے۔
- وہ اپنے گلے کو باہر لے کر جاتا ہے، وہ نہ تو اُنہیں زبردستی ہانکتا ہے اور نہ ہی اُن پر حکمرانی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

- وہ نمونہ بن کر بھیڑوں کے آگے آگے چلتا ہے۔

3. (7-10 آیات) سچا اور اچھا چرواہا زندگی کو بچاتا اور اُسے پروان چڑھاتا ہے جبکہ جھوٹا چرواہا زندگی لیتا ہے۔

پس یسوع نے اُن سے پھر کہا مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بھیڑوں کا دروازہ مَیں ہوں۔ جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں مگر بھیڑوں نے اُنکی نہ سنی۔ دروازہ مَیں ہوں اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائیگا اور اندر باہر آیا جایا کریگا اور چارا پائیگا۔ چور نہیں آتا مگر چرانے اور مارڈالنے اور ہلاک کرنے کو۔ مَیں اِسلئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں۔

اَ. بھیڑوں کا دروازہ مَیں ہوں: یسوع نے اپنے دور کے بھیڑوں اور چرواہوں کی زندگی سے اپنی ذات کے بارے میں ایک اور تصویر کشی کی۔ اُس دور میں چراگاہوں میں اِس طرح کے باڑے بنائے جاتے تھیں جن میں داخل ہونے کے لئے صرف اتنی ہی راہ تھی جس میں سے ایک وقت میں ایک بھیڑ اور ایک شخص داخل ہو سکتا تھا اور اُس باڑے کا دروازہ ایک طرح سے اُس کا اپنا چرواہا ہی ہوا کرتا تھا۔ وہ باڑے میں داخل ہونے کا جو واحد راستہ تھا اُس میں لیٹ جاتا تھا تا کہ کوئی بھیڑ باڑے میں سے باہر نہ آئے اور کوئی بھیڑیا باڑے میں داخل نہ ہو سکے۔ پس اِس صورت میں وہ چرواہا اپنے باڑے، یا اُس ڈربے کا حقیقی دروازہ ہوا کرتا تھا۔

i. "لگتا ہے کہ یہ بات خاص طور پر اُس شخص کے لئے کی گئی ہے جسے یہودیوں نے خارج کر دیا تھا۔ یہ الفاظ اُس کو تسلی اور یقین دلاتے ہیں کہ یسوع کے ساتھ تعلق کی وجہ سے وہ خارج کر کے پھینک نہیں دیا گیا، بلکہ وہ یسوع کی بدولت اچھے انسانوں اور حقیقی خُدا کی حضوری داخل ہو گیا ہے۔" (ڈوڈز)

ب. جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاکو ہیں: چور دھوکہ دہی اور چالبازی سے کام لیتے ہیں جبکہ ڈاکو ظلم و تشدد اور تباہی سے کام لیتے ہیں۔ وہ زندگی لیتے ہیں جبکہ یسوع زندگی دیتا ہے اور وہ کثرت سے زندگی دیتا ہے۔ رُوحانی دُنیا میں دھوکے سے آجانے والے لوگ ایسے ہی دغاباز اور لٹیرے ہوتے ہیں۔

i. جب یسوع یہ کہتا ہے کہ جتنے مجھ سے پہلے آئے تو ایلفرڈ کے مطابق یہ وہ لوگ ہیں جو یسوع سے پہلے جھوٹے مذہبی رہنما بن کر آئے اور حقیقت میں شیطان کے ایجنٹ اور اُس کے آلہ کار تھے - جیسا کہ یسوع نے اُس دور کے کچھ مذہبی رہنماؤں کے بارے میں بتایا کہ اُن کا باپ شیطان تھا۔ "کیونکہ وہ فریسی رُوحانی طور پر اندھے تھے اِس لئے وہ بھی جھوٹے چرواہے تھے، اور وہ چوروں اور ڈاکوؤں کے اُسی زمرے میں آتے تھے جن کا ذکر یوحنا 10 باب 8 آیت میں ہمیں ملتا ہے۔" (ٹاسکر)

ii. "یہاں پر یسوع یہ نہیں کہتا کہ وہ چور اور ڈاکو تھے، بلکہ وہ کہتا ہے کہ وہ چور اور ڈاکو ہیں۔ یہاں پر زور اُس کے اپنے دور کے لوگوں اور حالات پر ہے۔" (مورث)

iii. "مانیز (بدعتی تعلیمات دینے والے) اِس بات سے یہ دلیل دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ یسوع یہاں پر موسیٰ اور دیگر نبیوں کے بارے میں بات کر رہا ہے کیونکہ وہ اُس سے پہلے آئے تھے، لیکن آسٹن اِس کا جواب دیتا ہے کہ موسیٰ اور نبی مسیح سے پہلے نہیں بلکہ مسیح کے ساتھ آئے تھے۔" (کلارک)

iv. "یہاں پر چوروں کے لئے لفظ klepthv [kleptes] استعمال ہوا ہے جبکہ ڈاکوؤں کے لئے [lestes] lhsthv لفظ استعمال ہوا ہے۔ ہمیں اِن دونوں میں فرق معلوم ہونا چاہیے اور فرق کرنا بھی چاہیے۔ ایک تو چالاکی، ہوشیاری اور دھوکہ بازی سے لوٹتا ہے جبکہ دوسرا کھلے عام ظلم و تشدد اور جبر کے بل بوتے پر چھینتا ہے۔ اگر ہم غور کریں تو ہم اِن دونوں کرداروں کو مختلف طرح کے پاسبانوں کے اندر باآسانی ڈھونڈ سکتے ہیں۔" (کلارک)

ج. **مگر بھیڑوں نے اُنکی نہ سنی:** یہاں پر یسوع ایک طرح سے یہ بھی کہہ رہا ہے کہ اُس کی بھیڑیں بھی اُس کی گواہ ہیں کیونکہ وہ نہ تو اُس کے سوا کسی اور کی آواز سنتی ہیں اور نہ ہی چوروں اور ڈاکوؤں کے پیچھے جاتی ہیں۔

i. "خُدا کی مرضی کے مطابق نہ چلنے والے رہنما بغیر شک وشبہ لوگوں پر اپنے اختیارات جتاتے تھے، اُن پر حکمرانی کرنے کی کوشش کرتے تھے اور اُنہیں اپنی تابعداری کرنے پر مجبور کرتے تھے۔ لیکن خُدا کے حقیقی بچے اُن کی اُس آواز میں نہ تو کوئی کشش محسوس کرتے تھے اور نہ ہی تسلی پاتے تھے، وہ جانتے تھے کہ اُن کی آواز اُنہیں چراگاہ کی طرف لے جانے والی نہیں ہے۔" (ڈوڈز)

د. **نجات پائیگا اور اندر باہر آیا جایا کریگا اور چارا پائیگا:** یہاں پر یسوع اُن بھیڑوں کی زندگی کو بیان کرتا ہے اور اُس زندگی کے بارے میں حقیقت کو پیش کرتا ہے جو اُس کی پیروی کریں گی، جن کا وہ چرواہا ہوگا، اور جو اُس کی حفاظت میں ہونگی، وہ یسوع میں ایک مطمئن زندگی کا تجربہ حاصل کریں گی۔

i. **اندر باہر آیا جایا کریگا:** "یہ بات عبرانی نقطہ نظر سے کسی شخص کی زندگی کے تمام اعمال کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اِن سے مراد یہ ہے کہ اُس شخص کے پاس یہ آزادی ہوگی کہ وہ کیا کام کرے اور کیا نہ کرے۔" (کلارک)

ii. "آزادی کے ساتھ اندر آنا اور باہر جانا دراصل پرانے عہد نامے میں اکثر استعمال ہونے والا ایک تاثر ہے جو روزمرّہ کی زندگی کی تمام سرگرمیوں میں آزادی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یرمیاہ 37 باب 4 آیت؛ 121 زبور 8 آیت؛ استثنا 28 باب 6 آیت۔" (ڈوڈز)

ہ. **مَیں اِسلئے آیا کہ وہ زندگی پائیں اور کثرت سے پائیں:** جب یسوع نے یہ الفاظ کہے تو وہ دراصل ایک اچھے چرواہے کے طور پر اپنے کاموں کا اُن دغا باز، بے وفا اور غیر حقیقی مذہبی رہنماؤں کے کاموں کے ساتھ موازنہ کرتا ہے۔ وہ صرف چرانے، مار ڈالنے اور ہلاک کرنے کے لئے آتے ہیں جبکہ یسوع اپنے لوگوں کو زندگی عطا کرنے کے لئے آیا۔

i. "کثرت کے لئے استعمال ہونے والا یونانی لفظ perissos ہے جو ریاضی کی زبان میں کسی چیز کے بڑھنے یا کثیر ہونے کا معنی دیتا ہے اور عام طور پر اِس سے کسی چیز کے وافر یا ضرورت سے بھی زیادہ ہونے کا اشارہ ملتا ہے۔ کثرت کی زندگی سے مراد وہ زندگی ہے جو اُس زندگی سے بالا ہے جس سے عام حالات میں لوگ مطمئن ہوتے ہیں۔ ایک ایسی زندگی جس میں ہمارے اطمینان کی بنیاد خود خُدا کی ذات ہے اور ہماری زندگی میں ہر طرح کی ایمر جنسی خُدا کی ذات سے بڑی نہیں ہے جو مسیح میں اپنی قدرت اور جلال کے موافق ہمیں ہماری تمام ضروریات مہیا کرتا ہے۔" (بوئیس)

- کثرت کی زندگی سے مراد بہت لمبی زندگی نہیں ہے۔
- کثرت کی زندگی سے مراد آسان اور پر آسائش زندگی نہیں ہے۔
- کثرت کی زندگی اصل میں وہ زندگی ہے جس میں ہماری تمام تسلی اور اطمینان یسوع کی ذات میں ہوتا ہے۔

ii. "زندگی کے بھی بہت سارے درجات ہوتے ہیں۔ کچھ لوگوں کی زندگی ایسی ہوتی ہے جیسے بجھنے کے قریب موم بتی کا ٹمٹماتا شعلہ اور وہ زندگی ایسی غیر مبہم ہوتی ہے جیسے دھوئیں کے بادلوں میں جلتی ہوئی ایک رسی ہو۔ دوسری طرف ایسی بھی زندگیاں ہوتی ہیں جو بہت روشن اور جذبات سے پُر ہوتی ہیں۔" (سپرجن)

- ایک ایسا انسان جس کے پاس کثرت کی زندگی ہو اُس کے پاس قوت، سکت اور جرات بھی بہت زیادہ ہوتی ہے۔
- ایک ایسا شخص جس کے پاس کثرت کی زندگی ہو اُس کے پاس بہت زیادہ توانائی بھی ہوتی ہے۔
- ایک ایسا شخص جس کے پاس کثرت کی زندگی ہو اُس کی زندگی کا محور بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔
- ایک ایسا شخص جس کے پاس کثرت کی زندگی ہوتی ہے اُس کے پاس بہت سارے کاموں کو کرنے کی قابلیت بھی ہوتی ہے۔
- ایک ایسا شخص جس کے پاس کثرت کی زندگی ہوتی ہے اُس کے پاس بھرپور خوشی بھی ہوتی ہے۔
- ایک ایسا شخص جس کے پاس کثرت کی زندگی ہوتی ہے اُس کے پاس وہ سب کچھ ہوتا ہے جو اُسکی زندگی میں جیت کا سبب بنتا ہے۔

iii. وہ بھیڑیں جن کو کثرت کی زندگی ملتی ہے وہ اپنے چرواہے کی عزت کرتی ہیں۔ وہ اُسکی نیک نامی کا ثبوت ہیں۔

4. (11-15 آیات) اچھا چرواہا اپنے گلہ کے لئے اپنی جان دے گا۔

اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے۔ مزدور جو نہ چرواہا ہے نہ بھیڑوں کا مالک۔ بھیڑیے کو آتے دیکھ کر بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے اور بھیڑیا اُنکو پکڑتا اور پراگندہ کرتا ہے۔ وہ اسلئے بھاگ جاتا ہے کہ مزدور ہے اور اُسکو بھیڑوں کی فکر نہیں۔ اچھا چرواہا مَیں ہوں۔ جس طرح باپ مجھے جانتا ہے اور مَیں باپ کو جانتا ہوں۔ اِس طرح مَیں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں اور میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں اور مَیں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔

اَ. اچھا چرواہا مَیں ہوں: یسوع نے یہ بات بالکل واضح طور پر کہی ہے، لہٰذا اِس کے معنی کو سمجھنے میں کوئی بھی شخص غلطی نہیں کر سکتا۔ جس طرح پرانے عہد نامے میں چرواہے کے اعلیٰ کردار اور نمونے کی تصویر کشی کی گئی ہے اور جیسا اُس دور کی تہذیب وثقافت میں اچھے چرواہے کا تصور پایا جاتا تھا یسوع اُس پر پورا اُترتا ہے۔

i. یسوع اعلان کرتا ہے کہ "وہ اچھا چرواہا ہے – وہ چوروں اور ڈاکوؤں کا سب سے بڑا مخالف ہے – تمام اچھے چرواہوں کا سربراہ اور اُن کے لئے اعلیٰ نمونہ ہے، اور تمام چوروں اور ڈاکوؤں کے سامنے بھی اچھے چرواہے کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے۔ یہاں پر ہم مسیحا کو اُس کے سب سے زیادہ مقبول اور سب سے زیادہ محبت بھرے کردار میں دیکھتے ہیں۔" (ایلفرڈ)

ii. یسوع جس کردار کو اچھے چرواہے کے طور پر بیان کر رہا ہے وہ در اصل ایک بہت ہی حیرت انگیز چرواہے کا کردار ہے۔ چرواہے عام طور پر اپنی بھیڑوں کو بچانے کے لئے اپنے آپ کو اکثر خطرات میں ڈالتے ہیں لیکن شاید ہی کبھی ایسا ہوا ہو کہ بھیڑوں کو بچانے کے لئے کسی چرواہے نے اپنی جان تک دے دی ہو۔

iii. "لاطینی زبان میں دولت کے لئے جو لفظ استعمال ہوتا ہے وہ لفظ بھیڑ کے قریب ترین ہے، کیونکہ ابتدائی دور کے بہت سارے رومیوں کے لئے اُن کی بھیڑوں کی اون بہت زیادہ اہم تھی اور یہ اُن کی دولت تھی۔ اِس لئے اُن کی خوشحالی کا دارومدار اُن کی بھیڑوں کے گلوں پر تھا۔ خُداوند یسوع ہمارا چرواہا ہے اور ہم اُس کی دولت ہیں۔" (سپرجن)

iv. **بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے:** "وہ اپنی جان، اپنی زندگی آج بھی دے رہا ہے۔ یسوع مسیح میں جو زندگی ہے وہ اُسے ہمیشہ ہی دے رہا ہے۔ وہ ہمارے لئے ہی جیتا ہے اور کیونکہ وہ جیتا ہے اِس لئے ہم بھی جیتے ہیں۔ وہ ہمارے لئے شفاعت کرنے کے لئے جیتا ہے، وہ آسمان میں ہماری نمائندگی کرنے کے لئے جیتا ہے۔ وہ ہماری دستگیری کرنے کے لئے جیتا ہے۔" (سپرجن)

ب. **بھیڑیے کو آتے دیکھ کر:** یہ بات ایک واضح حقیقت تھی کہ اُس دور میں باہر میدانوں اور چراگاہوں میں جنگلی جانور جیسے کے بھیڑیوں یا چور ڈاکوؤں سے جن کا پہلے ذکر کیا گیا ہے بھیڑوں کو خطرات لاحق ہوتے تھے۔ ابھی ایسی صورتحال میں سوال یہ تھا کہ "خطرے کے وقت چرواہے کا کیا ردِ عمل ہو گا؟"

i. "اِس بھیڑیے کے مقاصد بھی بالکل وہی ہیں جو کہ آیت 10 میں چور اور ڈاکو کے بیان کئے گئے ہیں، اور ایک طرح سے بھیڑیا بھی چور اور ڈاکو کی طرح ہی ہے — یعنی یسوع مسیح کی بھیڑوں کا بڑا دشمن۔" (ایلفرڈ)

ج. **اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے:** بُرا چرواہا (مزدور) بھیڑوں کو بھیڑیے سے نہیں بچائے گا اور نہ ہی وہ یہ سمجھتا ہے کہ وہ بھیڑیں اُس کے فائدے کا باعث ہیں۔ لیکن اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کے لئے جیتا اور مرتا ہے۔

- اچھا چرواہا بھیڑوں کے لئے قربانی دیتا ہے (اپنی جان دیتا ہے)۔
- اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کو جانتا ہے (مَیں اپنی بھیڑوں کو جانتا ہوں)۔ ہم سمجھتے ہیں کہ تمام کی تمام بھیڑیں ایک جیسی ہیں، لیکن چرواہا جانتا ہے کہ وہ سب کی سب منفرد ہیں اور وہ اُن کی ذمہ داریوں اور اُن کی خصوصیات کو جانتا ہے۔
- بھیڑیں بھی اچھے چرواہے کو جانتی ہیں (میری بھیڑیں مجھے جانتی ہیں۔)

i. "یسوع اور اُس کی بھیڑوں کے درمیان ایک دوسرے کے لئے ایک بہت گہرا دوطرفہ علم ہے۔ اور اِس علم کا موجود ہونا اِس بات کا ثبوت ہے کہ یسوع اُن لوگوں کا اچھا چرواہا ہے۔" (ڈوڈز)

ii. ایک وفادار پاسبان بھی جو یسوع کے ماتحت ایک چرواہا ہے اچھے چرواہے کی تمام خصوصیات اپنے اندر رکھتا ہے۔ وہ بھیڑوں کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار ہوتا ہے، وہ بھیڑوں کو جانتا ہے اور بھیڑیں اُس کو جانتی ہیں۔ وہ اپنی ساری زندگی ایک چرواہا بن کر رہے گا نہ کہ مزدور جسے بھیڑوں کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ کبھی بھی اِن اچھی خصوصیات کا اُس حد تک تو مظاہرہ نہیں کر سکتا جس حد تک یسوع نے کیا تھا لیکن یسوع کی وہ خصوصیات اُس کے دل اور اُس کے ارادے سے جھلکتی ہیں۔

iii. "ہمارے اردگرد کتنے ہیں جن کے حوالے سے ہمیں لگتا ہے کہ وہ اچھے اور سچے چرواہے نہیں بلکہ مزدور ہیں کیونکہ جب وہ غلط تعلیمات اور بہت سارے غلط کاموں کو بھی واضح طور پر ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں تو وہ اُن کی مخالفت نہیں کرتے۔ وہ اپنے ذاتی سکون اور اپنی زندگی میں امن کے لئے ہر ایک چیز کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔" (سپرجن)

iv. لفظ پاسٹر اصل میں اُسی قدیم یونانی لفظ کا ترجمہ ہے جس کے معنی چرواہا ہیں۔ یہ وہ خاص لقب ہے جو کسی کو بلاوجہ دیا نہیں جاتا نہ ہی کوئی اُسے فرض کر سکتا ہے بلکہ یہ حاصل کیا جاتا ہے۔

د. **جس طرح باپ مجھے جانتا ہے اور مَیں باپ کو جانتا ہوں:** یسوع مسیح کا اچھے چرواہے کے طور پر جو کام اور کردار تھا اُس کی بنیاد خُدا باپ کے ساتھ اُس کا رشتہ تھا اور اُسی میں اُس کی جڑیں پیوست ہیں۔

5. (16 آیت) یسوع دوسری بھیڑوں کی بات کرتا ہے۔

اور میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس بھیڑ خانہ کی نہیں مجھے اُنکو لانا ضرور ہے اور وہ میری آواز سنیں گی۔ پھر ایک ہی گلہ اور ایک ہی چرواہا ہو گا۔

اَ. میری اور بھی بھیڑیں ہیں جو اِس بھیڑ خانہ کی نہیں: اور بھیڑیں غیر اقوام کے لوگ ہیں جو اسرائیل قوم میں سے نہیں ہیں۔ یسوع نے کہا ہے کہ اُسے اُن بھیڑوں کو بھی جو اُس کی آواز سنیں گی لانا ضرور ہے۔

i. "کیا تم سمجھتے ہو کہ مَیں تمام دیگر لوگوں کو خارج کرتے ہوئے صرف یہودیوں کے لئے اپنی جان دونگا؛ نہیں مَیں غیر اقوام کے لئے بھی اپنی جان دونگا؛ کیونکہ خُدا کے فضل اور اُس کے رحم کے پیار بھرے منصوبے کے تحت مَیں ہر ایک انسان کے لئے اپنی جان دینے والا ہوں، عبرانیوں 2 باب 9 آیت؛ اور اگرچہ وہ اِس وقت اِس گلہ کے نہیں ہیں، لیکن اُن میں سے وہ جو ایمان لائیں گے وہ ایماندار یہودیوں کے ساتھ ایک ہو جائیں گے اور پھر ایک ہی چرواہے کے ماتحت ایک ہی گلہ ہو گا، افسیوں 2 باب 13-17 آیات۔" (کلارک)

ب. پھر ایک ہی گلہ۔۔۔ ہو گا: ایک بھیڑ خانے میں ایک زیادہ گلے بھی ہو سکتے ہیں۔ ایک چرواہا اپنے ہی گلے کو اُنکی بہتر دیکھ بھال کے لئے مختلف گروہوں یا چھوٹے گلوں میں تقسیم کر سکتا ہے۔ اصل میں ایسی صورت میں ایک ہی گلہ ہوتا ہے اور ایک ہی چرواہا ہوتا ہے۔ لیکن یہاں پر یسوع کچھ ایسی بھیڑوں کی بات کر رہا ہے جو کسی اور بھیڑ خانے کی ہیں (یعنی کسی دوسرے گروہ کے لوگ ہیں۔)

i. "یہاں پر گلے کی تنظیم اور اتفاق کے بارے میں کچھ بھی نہیں کہا گیا۔ بھیڑ خانے تو کئی ہو سکتے ہیں لیکن اُن میں گلہ ایک ہی ہو گا۔" (ڈوڈز)

ii. "اِس بڑے گلے کو کونسی چیز اکٹھا رکھنے اور بیرونی خطرات سے بچانے کے لئے ضروری تھی؟ اُن کے زمینی چرواہے کی ذات اور اُس کی قوت اِس کے لئے کافی نہیں ہے اور نہ ہی کسی طرح کی کوئی دیواریں۔ یسوع کے لوگوں کے اتحاد اور اُن کی حفاظت کا دارومدار یسوع کے ساتھ نزدیکی پر ہے۔" (بروس)

iii. "گلے میں اتحاد اِس بات سے نہیں آتا کہ تمام کی تمام بھیڑیں ایک ہی بھیڑ خانے میں بھر دی جائیں بلکہ اتحاد اِس حقیقت کی بنیاد پر آتا ہے کہ تمام کی تمام بھیڑیں اپنے چرواہے کی آواز سنیں اور اُسے جواب دیں اور اُسکی تابعداری کریں۔ یہ کلیسیائی اتحاد بھی نہیں ہے بلکہ یہ یسوع کے ساتھ وفاداری میں اتحاد ہے۔" (بارکلے)

iv. "وہ سب جو مسیح میں ایک ہیں اُن کے اندر ایک خاص خاندانی احساس پایا جاتا ہے جو قبائلی یا خاندانی گروہ بندی سے بالا ہے۔ اور مَیں نے اپنے آپ کو ایک ایسی خوبصورت کتاب پڑھتے ہوئے پایا جس کی وجہ سے نو لوگ خُداوند کی طرف کھچے چلے آئے، اور اگرچہ مجھے پتا ہے کہ یہ کتاب ایک ایسے شخص نے لکھی ہے جس کے خیالات سے مَیں پوری طرح اتفاق نہیں کرتا۔ اِس لئے مَیں نے اُس کی طرف سے بیان کردہ کچھ نکات میں تو بالکل بھی اصلاح نہ پائی جو بلاشک وشبہ واضح طور پر ظاہر تھے۔ لیکن مَیں خُداوند کا شکرگزار ہوں وہ شخص اپنی بہت ساری حماقتوں کے باوجود بھی جو اُس نے بیان کی ہیں اِس سچائی کو اچھی طرح جانتا تھا اور خُداوند کے نزدیک رہتا تھا۔" (سپرجن)

v. بائبل کا ابتدائی ترجمہ کرنے والے جیروم نے اپنے بااثر ترجمے میں جب اِس آیت کا ترجمہ کیا تو غلطی سے ایک ہی گلے کی بجائے ایک ہی بھیڑ خانہ لکھ دیا۔ اُس کے لاطینی کے ترجمے کی اِس غلطی کی وجہ سے ہی رومن کیتھولک چرچ نے اپنے سوا دیگر کسی بھی کلیسیا کے وجود کو ماننے سے انکار کر دیا اور خود کو واحد اور سچی کلیسیا ماننا شروع کر دیا۔

.vi "جیروم کے ترجمے میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے یسوع یہ کہہ رہا ہو کہ کلیسیا کی ایک ہی تنظیم ہو گی اور اِس کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ رومن کیتھولک کلیسیا کی تنظیم سے باہر رہ کر نجات کا حصول ممکن نہیں ہے۔ اور یہ بات باقاعدہ طور پر رومن کیتھولک کلیسیا کی تعلیمات کا حصہ بن گئی۔" (بوئیس)

6. (17-18 آیات) یسوع موت اور زندگی پر اختیار کا دعویٰ کرتا ہے۔

باپ مجھ سے اِسلئے محبت رکھتا ہے کہ مَیں اپنی جان دیتا ہوں تا کہ اُسے پھر لے لوں۔ کوئی اُسے مجھ سے چھینتا نہیں بلکہ مَیں اُسے آپ دیتا ہوں مجھے اُسکے دینے کا بھی اختیار ہے اور اُسے پھر لینے کا بھی اِختیار ہے یہ حکم میرے باپ سے مجھے ملا۔

اَ. باپ مجھ سے اِسلئے محبت رکھتا ہے: خُدا باپ نے خُدا بیٹے کے اندر اُس کے کردار اور اپنے آپ کو قربان تک کرنے کے جذبے کی خوبصورتی کو دیکھا اور اِس کی وجہ سے اُس نے خُدا بیٹے کے لئے اپنی اور زیادہ محبت کا اظہار کیا۔

ب. تا کہ اُسے پھر لے لوں۔ مجھے۔۔۔ اُسے پھر لینے کا بھی اِختیار ہے: اِس بات کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یسوع نے اپنے آپ کو خود مُردوں میں سے زندہ کیا۔ اُسے یہ قدرت حاصل تھی کہ وہ اپنی جان دے اور اُسے یہ اختیار بھی حاصل تھا کہ وہ اُسے پھر سے واپس لے لے۔

.i "جب ایک عام آدمی مرتا ہے تو وہ ایک طرح سے فطرت کا قرض ہی اُتارتا ہے۔ اگر وہ اپنے پیاروں کے لئے اپنی جان کو قربان کرتا ہے تو بھی وہ فطرت کا وہی قرض اتارتا ہے جو اُس نے بعد میں کسی نہ کسی دن اُتارنا ہوتا ہے۔ لیکن یسوع تو لافانی ذات ہے، وہ تو کبھی بھی مر نہیں سکتا تھا اور نہ ہی اُسے مرنے کی ضرورت تھی۔ لیکن اُس نے جان بوجھ کر اپنی مرضی سے اپنے آپ کو فطرت کے اُن اصولوں کے ماتحت کیا تا کہ اپنی بھیڑوں کے لئے قربان ہو کر اُنہیں خلاصی دلا سکے۔" (سپرجن)

.ii کوئی بھی شخص اپنی جان دے سکتا ہے لیکن صرف یسوع ہی وہ واحد ذات ہے جس کے پاس اُسے واپس لینے کا بھی اختیار ہے۔ اب چونکہ یسوع کے پاس اپنی جان کو واپس بھی لینے کا اختیار ہے تو اِس سے ہمیں اُس کے اور باپ کے رشتے کے بارے میں آگاہی اور گواہی ملتی ہے۔

.iii ہمیں اِس بات سے قطعی طور پر حیرت نہیں ہوتی کہ یہواہ کے گواہ اِس بات کا انکار کرتے ہیں کہ یسوع اپنی جان یا زندگی کو دوبارہ خود ہی حاصل کر سکتا تھا۔ لیکن بہت سارے دیگر لوگ بھی ہیں (جیسے کہ کینتھ کوپلینڈ، کینتھ ہیگن، فریڈ پرائس اور دیگر) جو یہ تعلیم دیتے ہیں کہ یسوع جہنم میں گیا اور وہ وہاں پر بے یار و مددگار تھا اور خُدا باپ کے خاص فضل اور بروقت مداخلت سے اُسے بچایا گیا تھا۔

ج. یہ حکم میرے باپ سے مجھے ملا: یسوع کی موت مکمل طور پر ایک رضامندانہ عمل تھا۔ لیکن یہ کسی طور پر بھی بلاواسطہ خودکشی نہیں تھی۔ یہ سب خُدا کے نجات کے منصوبے کا حصہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو موت کے تابع کرے اور پھر موت پر فتح پاتے ہوئے خُدا باپ کے حکم کے مطابق جی اُٹھے۔

7. (19-21 آیات) یسوع پر الزام لگایا جاتا ہے کہ اُس میں بدرُوح ہے اور اُس کا ذہنی توازن درست نہیں ہے۔

اِن باتوں کے سبب سے یہودیوں میں پھر اِختلاف ہوا۔ اُن میں سے بہتیرے کہنے لگے کہ اُس میں بدروح ہے اور وہ دیوانہ ہے۔ تم اُسکی کیوں سنتے ہو؟ اَوروں نے کہا یہ اَیسے شخص کی باتیں نہیں جس میں بدروح ہو، کیا بدروح اندھوں کی آنکھیں کھول سکتی ہے؟

أ. اِن باتوں کے سبب سے یہودیوں میں پھر اختلاف ہوا: ایک بار پھر یسوع کا کردار لوگوں کو تقسیم کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ انسان یسوع کی وجہ سے دو گروہوں میں بٹا ہوا ہے، ایک گروہ اُسے قبول کرتا ہے اور دوسرا گروہ اُسے رَد کرتا ہے۔

ب. اُس میں بدروح ہے اور وہ دیوانہ ہے: یسوع نے اپنی ذات کے بارے میں ایسے حیرت انگیز اور بہت بڑے دعوے کئے کہ اُنکی وجہ سے لوگوں کے درمیان اختلاف ہو گیا۔ کچھ نے تو یہ یقین کر لیا کہ یسوع وہی ہے جو ہونے کا وہ دعویٰ کرتا ہے جبکہ دیگر نے کہا کہ کوئی بھی شخص جو خُدا ہونے کا دعویٰ کرے جیسے کہ یسوع کر رہا تھا اُس میں یا تو بدرُوح ہو سکتی ہے اور یا پھر وہ پاگل ہو سکتا ہے۔

i. ولیم بارکلے بالکل بجا تھا جب اُس نے یہ لکھا کہ "یسوع یا تو خبطِ عظمت کا شکار دیوانہ تھا اور یا پھر وہ زندہ خُدا کا بیٹا تھا۔" پس جو کچھ ہم یسوع کے بارے میں جانتے ہیں کیا اُس کی روشنی میں یہ کہنا بجا ہے کہ وہ کوئی دیوانہ تھا؟

- یسوع کا کلام کسی دیوانے کا کلام نہیں تھا بلکہ اُس کی باتوں میں عظیم ترین حکمت پائی جاتی تھی۔
- یسوع کے کاموں میں کسی خبطِ عظمت کے شکار شخص کے کاموں کا شائبہ نہیں ملتا کیونکہ اُس کے تمام کے تمام کام بالکل بے لوث تھے۔
- یسوع کی ذات کا اثر کسی دیوانے کی ذات کا اثر نہیں تھا بلکہ اُس کی ذات سے تو کئی ملین لوگوں کی زندگیوں میں بھلائی پیدا ہوئی اور وہ یکسر تبدیل ہو کر رہ گئیں۔

ii. "حیرت ہی ہے کہ ایسا کریہہ کفر سن کر بھی آسمان پھٹ نہ گیا، زمین پگھل نہ گئی اور جہنم منہ کھول کر دیکھنا شروع نہ ہو گئی۔" (ٹراپ)

iii. "اور وہ سب کو حقد ار بنانے کے لئے کیا کرنے جا رہا تھا؟ وہ اُن جاہلوں کو کیوں ہدایت کر رہا تھا اور اُن بد بختوں کو کیوں بتا رہا تھا کہ وہ اُن کی رُوحوں کو بچانے کے لئے اپنی جان دینے جا رہا تھا۔ یہاں پر خُدا کی عظیم محبت اور انسان کی ناشکری اور ہٹ دھرمی کو دیکھا جا سکتا ہے۔" (بارکلے)

ج. یہ اَیسے شخص کی باتیں نہیں جس میں بدروح ہو، کیا بدروح اندھوں کی آنکھیں کھول سکتی ہے؟ اندھے شخص کی آنکھیں کھولنے جیسے معجزات ایک بہت ہی واضح اور سچی گواہی ہو سکتے ہیں، لیکن صرف اُس کے کلام کو ساتھ رکھتے ہوئے اُس کی روشنی میں دیکھنے کی بدولت ہی۔ یہ لوگ اُس کے کاموں اور اُس کے کلام دونوں پر غور کر رہے تھے اور یہ ایک اچھی چیز تھی۔

ب: یسوع عیدِ تجدید کے موقع پر

1. (22-23 آیات) جاڑے کے موسم میں عیدِ تجدید

یروشلیم میں عیدِ تجدید ہوئی اور جاڑے کا موسم تھا۔ اور یسوع ہیکل کے اندر سلیمانی برآمدہ میں ٹہل رہا تھا۔

أ. عیدِ تجدید: عیدِ تجدید کو 'ہانوکہ' کے طور پر بھی جانا جاتا ہے۔ شام کے بادشاہ انٹیوکس ایپیفینس [Antiochus Epiphanes] نے 164 یا 165 قبل از مسیح میں ہیکل کی بے حرمتی کی۔ اُس کے تین سال بعد یہودیوں نے ہیکل کو دوبارہ پاک صاف کیا اور اُس کی تجدید کی، پس یہ عید اُسی واقعے کی یاد میں منائی جاتی ہے۔

i. جب اِنٹیوکس نے یروشلیم پر حملہ کیا تو اُس نے اُس شہر میں رہنے والے یہودیوں پر ظلم کے پہاڑ توڑ دیئے۔ اِس حوالے سے بارکلے ہمیں کچھ تفصیل مہیا کرتا ہے:

- اِنٹیوکس نے ہیکل کے خزانے سے سونے اور چاندی کی صورت میں اتنا خزانہ چرایا جس کی مالیت آج کے دور کے حساب سے کئی ملین ڈالر تھی۔
- اُس نے یہ اعلان کروایا کہ اگر کسی کے پاس اُسے شریعت کی کتاب یا کوئی بھی نقل ملی وہ جان سے مارا جائے گا۔
- اُس نے یہ بھی اعلان کیا کہ اگر کوئی کسی بچے کا ختنہ کروائے گا تو اُسے بھی اپنی جان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔
- اِنٹیوکس کے دور میں وہ مائیں جو اپنے بچوں کے ختنے کرتی تھیں اُنہوں مصلوب کر کے اُن کے بچوں کو اُن کے گلے کے ساتھ لٹکانے کا حکم دیا گیا تھا۔
- اُس کے دور میں ہیکل کو ایک قحبہ خانے [جسم فروشی کے اڈے] کی شکل دے دی گئی تھی۔
- اِنٹیوکس کے دور میں سوختنی قربانی گزراننے کے لئے استعمال ہونے والا بڑا مذبح یونانی دیوتا زیوس کے سامنے قربانی گزراننے کے لئے مخصوص کر دیا تھا۔
- اُس دور میں سوختنی قربانی کے لئے مخصوص مذبحے پر سُور قربان کئے جاتے تھے۔
- اُس کے دور میں 80000 (اَسی ہزار) یہودیوں کو قتل کیا گیا اور قریباً اتنے ہی یہودیوں کو غلاموں کے طور پر بیچ دیا گیا تھا۔

ii. اِس ظلم کے خلاف مکابیین نے سر اُٹھایا اور اِس ظلم کا خاتمہ کیا۔ "کہا جاتا ہے کہ جب ہیکل کو پاک کیا گیا اور جس وقت سات شاخہ شمع دان کو روشن کیا جانے لگا تو اُنہیں پاک تیل کا صرف ایک کوزہ (ہنڈیا یا مرتبان) ملا جسے ہیکل میں شمع روشن کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا تھا۔ وہ مرتبان ابھی اپنی اصل حالت میں مضبوطی کے ساتھ بند کیا ہوا تھا اور اُس پر سردار کاہن کی مہر بھی ثبت تھی۔ اُس وقت کے حساب سے وہ تیل اُس شمع دان کو صرف ایک دن تک جلانے کے لئے کافی تھا۔ لیکن یہ ایک معجزہ تھا کہ شمع اُس تیل کے ساتھ آٹھ دن تک جلتی رہی جب تک کہ بالکل درست طریقے سے ہیکل کی شمعیں جلانے کے لئے مزید پاک تیل تیار نہ کر لیا گیا جو صرف ہیکل کے اندر استعمال ہوتا تھا۔" (بارکلے)

iii. **جاڑے کا موسم تھا:** "جاڑے کے لئے یہاں پر ceimwn hn جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جس کے یہ بھی معنی نکلتے ہیں کہ موسم کافی طوفانی یا برساتی تھا۔" (کلارک) "یہاں پر یوحنا جاڑے کے لئے جو لفظ استعمال کر رہا ہے اُس سے یہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے کہ اُس وقت طوفانی موسم تھا یا ایک طوفان کی سی صورتحال تھی۔" (ٹرینچ)

ب. **یسوع ہیکل کے اندر۔۔۔ ٹہل رہا تھا:** یہ یسوع اور اُس دور کے مذہبی رہنماؤں کے ایک اور ٹکراؤ کا بیان ہے جو ہیکل میں ہوا تھا۔ بہر حال جس وقت اُن کا آمنا سامنا ہوا، اُس وقت یسوع کسی کو تعلیم نہیں دے رہا تھا بلکہ وہاں پر ٹہل رہا تھا۔

i. **سلیمانی برآمدہ:** "ہیرودیسی ہیکل کا مشرق کی طرف کا جو باہری برآمدہ تھا اُسے سلیمانی برآمدے کا نام دیا گیا تھا۔ اِس کا ذکر ہمیں اعمال کی کتاب میں بھی ملتا ہے جب پطرس نے جنم کے لنگڑے اُس شخص کو شفا دی جو ہیکل کے اُس دروازے کے پاس بیٹھتا تھا جو خوبصورت کہلاتا ہے تو اُسے

دیکھنے کے لئے لوگ جمع ہو گئے اُس وقت پطرس نے اِسی برآمدے میں کھڑے ہو کر لوگوں کے ساتھ کلام کیا تھا(اعمال 3 باب 11 آیت)۔ اور اِس کے علاوہ ابتدائی کلیسیا کے ایماندار اور رسول اِسی برآمدے میں اکٹھے ہو کر یسوع کی گواہی دیا کرتے تھے(اعمال 5 باب 12 آیت)۔"(بروس)

ii. "عمارت کے اِس حصے کی ساخت کافی پرانی محسوس ہوتی ہے، اور اُس دور کے لوگ خیال کرتے تھے کہ یہ حصہ سلیمان کی حقیقی ہیکل ہی کا حصہ تھا۔ اگرچہ لوگوں کے اِس خیال کی کہیں سے کوئی خاطر خواہ توثیق نہیں ہوتی۔" (مورث)

2. (24-25 آیات) یسوع مذہبی قیادت کے سخت سوالات کے جواب دیتا ہے۔

پس یہودیوں نے اُسکے گرد جمع ہو کر اُس سے کہا تو کب تک ہمارے دل ڈانواںڈول رکھیگا؟ اگر تو مسیح ہے تو ہم سے صاف کہہ دے۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ مَیں نے تو تم سے کہہ دیا مگر تم میرا یقین نہیں کرتے۔ جو کام مَیں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہی میرے گواہ ہیں۔

اَ. یہودیوں نے اُسکے گرد جمع ہو کر کہا: یہاں پر یہ نہیں کہا گیا کہ یسوع اُس وقت ہیکل میں تعلیم دے رہا تھا، بلکہ وہ وہاں پر بس چہل قدمی کر رہا تھا(یوحنا 10 باب 23 آیت)۔ پس یوحنا بتانا چاہتا ہے کہ اگرچہ وہ وہاں پر محض ٹہل رہا تھا لیکن یہودیوں کو اُس کی وہاں پر موجودگی سے بھی مسئلہ تھا اور اُن کا اُس کے گرد جمع ہو جانا اصل میں ایسا ہی ہے جیسے کوئی دشمن گھات لگا کر بیٹھا ہو اور پھر یکدم حملہ کر دے۔

i. "یہاں پر یہودی اُس کے گرد جمع ہو گئے، اور اُنہوں نے ایک طرح سے ایسا دائرہ بنا لیا کہ اگر وہ یسوع پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کریں تو وہ اُن کے درمیان سے بھاگ نہ سکے۔" (ڈوڈز)

ب. تو کب تک ہمارے دل ڈانواںڈول رکھیگا؟ اگر تُو مسیح ہے تو ہم سے صاف کہہ دے: یہ یہودی رہنما تھے جن کو یہاں پر یہودیوں کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اُنہوں نے ایک بار پھر یسوع کی بات کو سننے اور اُس پر ایمان لانے سے انکار کر دیا تھا۔ وہ اپنی بے ایمانی کے لئے بھی یسوع ہی کو موردِ الزام ٹھہرانا چاہتے تھے۔(تو کب تک ہمارے دل ڈانواںڈول رکھیگا؟)

i. اُن کا یہ رویہ ایسا ہی تھا جیسے کوئی سڑک پر کھڑے سارجنٹ سے کہے کہ اُسے ہر سو گز کے فاصلے پر رفتار کے حوالے سے سائن بورڈ لگانے کی ضرورت ہے، اگر وہ ایسا کرے گا تو تب ہی لوگ اپنی گاڑیوں کی رفتار کم رکھیں گے۔

ii. "یہودیوں کے اِس سوال کے پیچھے اُن کی غداری بالکل عیاں تھی: وہ چاہتے تھے کہ یسوع یہ اعلان کرے کہ وہ یہودیوں کا بادشاہ ہے اور وہ رومی گورنر کے پاس اُس کی شکایت لے کر جائیں۔ ایسا کرنے کے ذریعے سے وہ اصل میں یہ ثابت کرنا چاہتے تھے کہ اُس نے اپنے الٰہی منصوبے اور مقصد کے حوالے سے اب تک اُنہیں جو بھی ثبوت دیئے تھے وہ بالکل بیکار تھے۔" (کلارک)

ج. مَیں نے تو تم سے کہہ دیا مگر تم میرا یقین نہیں کرتے: یسوع نے یہودیوں کے درمیان کبھی بھی اپنے آپ کو خصوصی طور پر موعودہ مسیح کے طور پر متعارف نہیں کروایا تھا۔ یسوع ایسا جان بوجھ کر کرتا تھا کیونکہ مسیحا سے جو یہودیوں کی توقعات تھیں اُس کے ساتھ بہت سارے سیاسی و جنگی مقاصد اور عوامل جڑے ہوئے تھے، اِس لئے یسوع نے ہمیشہ اِس لقب کا براہِ راست استعمال کرنے سے پرہیز ہی کیا تھا۔ لیکن اِس کے باوجود یسوع اُن کو واضح طور پر کہہ سکتا تھا کہ اُس نے اُن کو بہت ساری باتیں بتائیں تھیں اُن سب باتوں سے بہت کچھ سمجھا جا سکتا تھا لیکن وہ اُس کا یقین نہیں کرتے تھے۔

- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ میں آسمان سے آیا ہوں۔ (یوحنا 3 باب 13 آیت؛ 6 باب 38 آیت)

- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ جو کوئی مجھ پر ایمان لاتا ہے وہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہو گا۔(یوحنا3باب15 آیت)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ مَیں خُدا کا پہلوٹھا بیٹا ہوں۔ (یوحنا5باب19-23 آیات)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ مَیں تمام انسانوں کی عدالت کرونگا۔(یوحنا5باب19-23 آیات)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ ہر انسان کو میری اُسی طرح عزت کرنی چاہیے جیسے وہ خُدا باپ کی کرتا ہے۔ (یوحنا5باب9-23 آیات)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ شریعت اور تمام صحائفِ انبیاء میرے بارے میں بات کرتے ہیں۔(یوحنا5باب39 آیت)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ مَیں خُدا کی ذات کا کامل ظہور ہوں۔ (یوحنا7باب28-29 آیات)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ مَیں نے ہمیشہ وہ کام کیا ہے جس سے خُدا کی خوشنودی ہو اور کبھی گناہ نہیں کیا۔(یوحنا8باب29 آیت؛ 8باب46 آیت)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ مَیں بڑے خاص طریقے سے خُدا باپ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔ (یوحنا8باب42 آیت)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ اِس سے پہلے کہ ابرہام پیدا ہوا مَیں ہوں۔(یوحنا8باب58 آیت)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ مَیں ابنِ آدم ہوں جس کے بارے میں نبوت دانی ایل نبی نے کی تھی۔ (یوحنا9باب37 آیت)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ مَیں اپنے آپ کو پھر سے زندہ کرلونگا۔(یوحنا10باب17-18 آیات)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ زندگی کی روٹی مَیں ہوں۔(یوحنا6باب48 آیت)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ دُنیا کا نور مَیں ہوں۔(یوحنا8باب12 آیت)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ دروازہ مَیں ہوں۔(یوحنا10باب9 آیت)
- مَیں نے تم سے کہہ دیا کہ اچھا چرواہا مَیں ہوں۔(یوحنا10باب11 آیت)

i. مسئلہ یہ نہیں تھا کہ یسوع اپنی ذات کے حوالے سے واضح نہیں تھا کہ وہ کون ہے اور کہاں سے آیا ہے۔ بلکہ مسئلہ یہ تھا کہ وہ مذہبی رہنما اپنے اندر ایسے دل رکھتے تھے جو ایمان لانا نہیں چاہتے تھے بلکہ یسوع پر کوئی نہ کوئی الزام لگانا چاہتے تھے۔

ii. "یہاں پر یسوع کے اِن الفاظ پر غور کرنے کی ضرورت ہے 'تم میرا یقین نہیں کرتے' یہ بات اُن کے ماضی کے نہیں بلکہ موجودہ رویے کی طرف اشارہ کرتی ہے اور یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ اصل مسئلے کی جڑ یہی بات تھی۔" (مورث)

iii. یسوع نے اپنا مسیحا ہونا واضح طور پر اُن لوگوں پر ظاہر کیا جو اُس وقت یہودی کمیونٹی کا حصہ نہیں تھے جیسے کہ سامری عورت (یوحنا 4باب1-26 آیات)۔ اِس طرح کے لوگوں سے کھل کر بات کرتے ہوئے یسوع کو اِس بات کا خدشہ نہیں تھا کہ وہ اُس کی بات اور اُس کے اِس دُنیا میں آنے کے مقصد کا کوئی غلط مطلب نکالیں گے جیسا کہ یہودیوں کے حوالے سے خدشہ تھا، (یہودی ایک سیاسی اور جنگجو مسیحا کے منتظر تھے تاکہ وہ اُنہیں رومیوں کی غلامی سے آزاد کرے)۔

د. **جو کام مَیں اپنے باپ کے نام سے کرتا ہوں وہی میرے گواہ ہیں:** یسوع نے اُنہیں اپنے الفاظ کے ذریعے سے بتایا تھا کہ وہ کون ہے، اور اُس نے جو کام کئے تھے اُن سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی تھی کہ وہ خُدا کی طرف سے آیا تھا اور یہ بھی کہ اُس کا کلام بھی سچا تھا۔

i. "یہ کام ہی تمہیں بتاتے ہیں کہ مَیں کون ہوں، یہ کام میرے باپ کے نام میں ہوئے ہیں اور یہ اُس کی ذات کی مکمل نمائندگی کرتے ہیں۔ اِس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خُدا باپ نے کس قسم کا مسیحا تمہارے درمیان بھیجا ہے اور وہ مسیحا مَیں ہوں۔" (ڈوڈز)

3. (26-29 آیات) یسوع مذہبی قیادت کی صورتحال کو صاف الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

لیکن تم اِسلئے یقین نہیں کرتے کہ میری بھیڑوں میں سے نہیں ہو۔ میری بھیڑیں میری آواز سنتی ہیں اور مَیں اُنہیں جانتا ہوں اور وہ میرے پیچھے پیچھے چلتی ہے۔ اور مَیں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہونگی اور کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لیگا۔ میرا باپ جس نے مجھے وہ دی ہیں سب سے بڑا ہے اور کوئی اُنہیں باپ کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا۔

اَ. لیکن تم اِسلئے یقین نہیں کرتے کہ میری بھیڑوں میں سے نہیں ہو: مذہبی قائدین چاہتے تھے کہ یسوع اُن کے ساتھ واضح طور پر بات کرے، اور یہاں پر یسوع جس قدر وہ واضح چاہتے تھے اُس سے بھی زیادہ وضاحت کے ساتھ اُنہیں کچھ بتا رہا ہے۔ ہم نے دیکھا کہ یسوع اُن کو پہلے بتا چکا ہے کہ وہ سچے اور اچھے چرواہے نہیں ہیں (یوحنا 10 باب 5 آیت؛ 10 باب 10 آیت؛ 10 باب 12-13 آیات)۔ اور یہاں پر یسوع اُنہیں بتا رہا ہے کہ وہ بھیڑیں بھی نہیں ہیں کیونکہ مسیحا کی بھیڑیں نہ صرف اُس پر ایمان رکھتی ہیں بلکہ اُس کی آواز کو بھی سنتی ہیں۔

i. "وہ لوگ نہ صرف خُدا کے لوگوں کے چرواہے کہلانے کے لائق نہیں تھے بلکہ اب وہ یہ بھی ظاہر کر رہے تھے کہ وہ اِس قابل بھی نہیں کہ اُنہیں اُن بھیڑوں کے زمرے میں شامل کیا جائے جو خُدا کی اور اُس کے بھیجے ہوئے مسیحا کی آواز کو سنتی ہیں۔" (ٹاسکر)

ii. "آپ کی بے ایمانی ہی اِس بات کا ثبوت ہے کہ آپ چنے ہوئے نہیں ہیں، اور آپ رُوح کے وسیلے بلائے ہوئے نہیں ہیں اور یہ کہ آپ اب بھی اپنے گناہ میں ہی زندگی گزار رہے ہیں۔" (سپرجن)

iii. "اگر کوئی شخص اِس حوالے کو بغیر کسی تعصب کے پڑھے تو وہ اِس بات کو با آسانی دیکھ سکتا ہے کہ ہمارا خُداوند یہاں پر قطعی طور پر اِس بات کی طرف اشارہ نہیں کر رہا کہ چونکہ خُدا نے اُن کے لئے جاننا ناممکن کر دیا تھا اِس لئے وہ جان ہی نہیں سکتے تھے۔ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ وہ جان سکتے تھے اور یقین بھی کر سکتے تھے لیکن اُنہوں نے ایسا اِس لیے نہیں کیا کیونکہ اُنہوں نے نہ تو یسوع کی بات کو سنا اور نہ ہی اُس کی پیروی کی تھی۔ یہاں پر ہمارے خُداوند کی ساری کی ساری گفتگو یہ ظاہر کرتی ہے کہ وہ جان سکتے تھے لیکن اُنہوں نے نہ جانا۔" (کلارک)

ب. مَیں اُنہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا ہوں اور وہ ابد تک کبھی ہلاک نہ ہونگی: یہاں پر یسوع اُن فوائد اور اُن برکات کی بات کر رہا ہے جو اُس کی بھیڑوں کو ملنے والی تھیں۔ اُن کے پاس وہ ابدی زندگی ہے جو اُنہیں یسوع نے عطا کی ہے۔ اور یہ ابدی زندگی یہاں پر اِسی جہان میں شروع ہو جاتی ہے اور یہ طبعی زندگی سے بہت زیادہ بہتر ہے۔

i. "ہمیں یہاں پر اِس نقطے کو مدِ نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ ابدی زندگی کبھی بھی ختم نہیں ہوتی۔ یہاں پر اِسی نقطے پر زور دیا جا رہا ہے۔" (مورث)

ii. "عام طبعی زندگی ختم ہو سکتی ہے، تباہ ہو سکتی ہے، لیکن وہ لوگ جن کا تعلق ایمان کے وسیلے خُدا کے بیٹے کے ساتھ ہے، وہ جو اُس کے گلے کی بھیڑیں ہیں وہ کبھی بھی اپنی حقیقی زندگی کو کھو نہیں سکتے کیونکہ وہ اُنکی زندگی کا محافظ ہے۔" (بروس)

iii. "ایک طریقہ جس کے وسیلے کوئی زندگی بچتی ہے وہ یہ ہے کہ ایماندار یسوع میں قائم رہے۔ اگر کوئی یسوع میں قائم نہیں رہتا تو وہ اُس شاخ کی طرح ہوتا ہے جو کاٹ کر پھینک دی جاتی ہے اور پھر مرجھا جاتی ہے۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ جن کی یسوع کی ذات میں پیوندکاری ہوئی ہے وہ یسوع میں قائم رہتے ہیں۔" (سپرجن)

ج. **کوئی اُنہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لیگا:** اِس بات کی توقع کی جاسکتی ہے کہ اچھا چرواہا اپنی بھیڑوں کی اچھی خبر گیری کرے۔ اچھے چرواہے کے ہاتھ میں بھیڑیں بالکل محفوظ ہیں۔

د. **کوئی اُنہیں باپ کے ہاتھ سے نہیں چھین سکتا:** خُدا کی بھیڑوں کو دوہرا تحفظ حاصل ہے، اُنہیں اچھے چرواہے کی طرف سے بھی تحفظ حاصل ہے اور اُنہیں خُدا باپ کی طرف سے بھی تحفظ حاصل ہے۔ یہ بڑی تسلی کی بات ہے کہ وہ ہاتھ جس نے اِس کائنات کی ہر ایک چیز کو تخلیق کیا ہے وہ ایمانداروں کی حفاظت بھی کرتا ہے۔

i. **میرا باپ۔۔۔ سب سے بڑا ہے:** " اگر انسانوں اور بدارواح کی تمام قوتیں بھی یکجا ہو جائیں تو خُدا اُن سب سے زیادہ طاقتور ہے۔ وہ جو خُدا اسے پیار کرتا ہے اُسے خوش ہونا چاہیے اور وہ جو خُدا اسے ڈرتا ہے اُسے اِس کائنات کی کسی بھی اور چیز سے ڈرنے کی قطعی طور پر کوئی ضرورت نہیں ہے۔" (کلارک)

4. (30-33 آیات) یسوع خُدا باپ کے ساتھ اپنے اتحاد کا اعلان کرتا ہے۔

مَیں اور باپ ایک ہیں۔ یہودیوں نے اُسے سنگسار کرنے کے لئے پتھر اُٹھائے۔ یسوع نے اُنہیں جواب دیا کہ مَیں نے تمکو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھائے ہیں۔ اُن میں سے کس کام کے سبب سے مجھے سنگسار کرتے ہو؟ یہودیوں نے جواب دیا کہ اچھے کام کے سبب سے نہیں بلکہ کفر کے سبب سے تجھے سنگسار کرتے ہیں اور اِسلئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خُدا بناتا ہے۔

اَ. **مَیں اور باپ ایک ہیں:** یہ خُداوند یسوع مسیح کی الوہیت اور خُدا کی ذات کے تصور کے حوالے سے ایک بہت ہی اہم بیان ہے۔ جب یسوع کہتا ہے کہ **مَیں اور باپ** تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں مختلف شخصیات اور ذاتوں کے مالک ہیں، اور یسوع کا یہ بیان جیز زاونلی کے عقائد کی تردید کرتا ہے (یہ عقیدہ ماضی میں سبیلیت کے نام سے جانا جاتا تھا)۔ مزید لکھا ہے کہ **ایک ہیں**، اِس کا مطلب ہے کہ اپنی فطرت اور جوہر کے لحاظ سے دونوں ایک ہیں۔ یہ بات یسوع کی الوہیت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ آریت کے اُس عقیدے کی تردید کرتی ہے جس کے مطابق کہا جاتا ہے کہ یسوع محض ایک انسان تھا وہ خُدا نہیں ہے۔

i. "کیونکہ وہ اپنی فطرت اور جوہر میں ایک ہیں اِس لئے وہ اپنے کام، قدرت اور اپنی مرضی میں بھی ایک ہیں۔" (ایلفرڈ)

ii. "اِس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ یہاں پر جو 'ایک' لکھا ہوا ہے وہ جنس سے بے تعلق ہے۔ باپ اور بیٹا ذاتوں کے لحاظ سے ایک نہیں بلکہ اساسی اور جوہری طور ہر ایک ہیں۔" (ایلفرڈ) "یہ جو فقرہ یہاں پر بولا گیا ہے کہ 'مَیں اور باپ ایک ہیں' تو یہاں پر استعمال ہونے والا لفظ 'ایک' غیر جانبدار ہے اور اِس سے مراد جوہر ہے یہ لفظ جنس کے لحاظ سے مذکر نہیں جو ایک ذات کی نمائندگی کر سکتا تھا۔" (ٹرینچ)

iii. وہ لوگ جو مسیح کی الوہیت کی مخالفت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یسوع خُدا باپ کے ساتھ صرف اتحاد، ہم آہنگی اور اپنے مشن کے لحاظ سے ایک تھا– ایک میاں اور بیوی اور ایک باپ اور بیٹا بھی کسی مقصد کے تحت اپنے اندر اتفاق رکھتے ہوئے یکجا ہو سکتے ہیں لیکن اِس کے باوجود وہ ایک ذات نہیں ہوتے۔ یہ بات بہر حال ایک خاص نقطے کو نظر انداز کرتی ہوئی نظر آرہی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہم کبھی بھی اِس بات پر بحث

نہیں کرتے کہ بائبل اِس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ خُدا باپ اور بیٹا ایک ہی ذات ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ ایک خُدا ہیں، البتہ اُن کی ذاتوں میں فرق موجود ہے۔ اور دوسرا نقطہ جسے یہاں پر نظر انداز کیا جارہا ہے وہ یہ ہے کہ میاں اور بیوی اور باپ اور بیٹے کے درمیان کسی خاص مقصد کے تحت حقیقی اتفاقِ رائے ہونے کی وجہ سے وہ یکجا اِس لئے ہوتے ہیں کہ وہ دونوں ذاتیں مکمل طور پر ایک جیسے انسان ہیں۔ اِسی طرح خُدا باپ اور بیٹے میں اتفاقِ رائے اور ہم آہنگی ہے اور وہ ایک اِس لئے ہیں کیونکہ وہ دونوں مکمل طور پر اور برابر طور پر الٰہی ذاتیں ہیں جو بالکل یکجا ہیں۔

iv. یسوع چاہتا ہے کہ جس طرح وہ اور باپ ایک ہیں ہم بھی آپس میں ایک ہوں (یوحنا 17 باب 11 آیت؛ 17 باب 21 آیت)۔ ایسی ہم آہنگی اُس وقت تک ممکن نہیں جب تک لوگوں میں جوہر اور فطرت کی برابری نہ ہو۔ اور تمام ایمانداروں میں یہ برابری پائی جاتی ہے، وہ سب خُدا کے نزدیک ایک جیسے ہیں (گلتیوں 3 باب 26-28 آیات)، بالکل اُسی طرح جیسے خُدا باپ اور بیٹے میں برابری پائی جاتی ہے۔

v. **مَیں نے تمکو باپ کی طرف سے بہتیرے اچھے کام دکھائے ہیں:** "یسوع نے جتنے بھی کام کئے تھے وہ سب خُدا باپ کی رہنمائی اور اُس کی مرضی کے مطابق کئے تھے (یوحنا 5 باب 19 آیت) وہ اچھے کام (erge kala) تھے نہ صرف اِس لئے کہ وہ خُدا باپ کی مرضی کے مطابق اُس کی تابعداری میں کئے گئے تھے بلکہ اِس لئے بھی کہ وہ بہت سارے دیگر انسانوں کے لئے برکت کا باعث تھے۔" (بروس)

ب. **یہودیوں نے اُسے سنگسار کرنے کے لئے پتھر اُٹھائے:** یہاں ہم دیکھتے ہیں کہ یسوع کے اِس بیان پر کہ **وہ اور خُدا باپ ایک ہیں** یہودیوں نے اُسے سنگسار کرنے کے لئے پتھر اُٹھا لئے، اِس کا مطلب ہے کہ یسوع اپنی ذات کے حوالے سے جو کچھ کہہ رہا تھا وہ کسی کے ساتھ صرف مقصد اور مرضی میں ایک ہونے سے بہت زیادہ بڑھ کر تھا۔ اگرچہ وہ اپنے ردِعمل میں غلط تھے لیکن اُن کو یسوع کی بات کی سمجھ بالکل صحیح آگئی تھی۔

i. "یونانی زبان میں اِس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باقاعدہ طور پر گئے اور پتھر اُٹھا کر لائے۔" (بارکلے)

ii. اِس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ اُس گفتگو میں ہار چکے تھے، وہ یسوع کی باتوں اور اُس کے کاموں میں کچھ بھی ایسا نہیں ڈھونڈ پائے تھے جو یہ ثابت کرتا کہ وہ مسیحا نہیں ہے۔

iii. "یہ کام وہ شریعت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کر رہے تھے کیونکہ کفر کرنے والے کو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا تھا (احبار 24 باب 16 آیت)، لیکن یہ آدمی خود ہی شریعت کو پورا ہونے نہیں دے رہے تھے۔" (مورث)

iv. "جب وہ ایک پاک گفتگو کا جواب کسی دلیل کے ساتھ دینے سے قاصر تھے تو اُنہوں نے پتھروں سے اُس کا سخت جواب دینے کی کوشش کی۔ جب آپ دلیل کو ختم نہیں کر سکتے تو آپ دلیل دینے والے کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔" (سپرجن)

ج. **اِسلئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خُدا بناتا ہے:** یسوع کے دور کے یہودیوں نے بڑی آسانی کے ساتھ اور بڑے واضح طور پر اُس بات کو سمجھ لیا جو آج بھی یہواہ کے گواہ اور دیگر کئی گروہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ یسوع مسیح نے الوہیت کا دعویٰ کیا تھا۔

i. "وہ اپنے آپ کو خُدا بنانے کی کوشش نہیں کر رہا، وہ اپنے آپ کو کچھ بھی بنانے کی کوشش نہیں کر رہا، بلکہ وہ اپنے کلام اور اپنے کاموں کے ذریعے سے یہ دکھانے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ کون ہے۔ زندہ خُدا کا بیٹا جسے اُس نے اِس دُنیا میں بھیجا کہ اِس دُنیا کو زندگی اور نور بخشے۔" (بروس)

ii. "اگر کوئی خُدا ہونے کا دعویٰ کرتا تھا تو اِسے کفر مانا جاتا تھا۔ لیکن ہمیں اِس نقطے پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جب یسوع پر اِس بات کا الزام لگایا جاتا تھا تو یسوع اِس الزام کی وجہ سے کبھی برہمی کا اظہار نہیں کیا کرتا تھا۔ اگر وہ محض انسان ہوتا تو پھر غالباً وہ سب سے زیادہ بڑھ کر ایسے کسی تصور کی تردید کرتا۔" (ڈوڈز)

5. (34-39 آیات) یسوع اپنے کاموں اور زبور 82 کی بنیاد پر استدلال پیش کرتا ہے۔

یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ مَیں نے کہا تم خُدا ہو؟ جبکہ اُس نے اُنہیں خُدا کہا جنکے پاس خُدا کا کلام آیا (اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں۔) آیا تم اُس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دُنیا میں بھیجا کہتے ہو کہ کفر بکتا ہے اِسلئے کہ مَیں خُدا کا بیٹا ہوں؟ اگر مَیں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو میرا یقین نہ کرو۔ لیکن اگر مَیں کرتا ہوں تو گو میرا یقین نہ کرو مگر اُن کاموں کا تو یقین کرو تاکہ تم جانو اور سمجھو کہ باپ مجھ میں ہے اور مَیں باپ میں۔ اُنہوں نے پھر اُسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ اُنکے ہاتھ سے نکل گیا۔

اَ. یسوع نے اُنہیں جواب دیا: پہلے ہم نے دیکھا کہ مذہبی رہنما یسوع کو گھیرے ہوئے تھے اور اب وہ اپنے ہاتھوں میں پتھر بھی اُٹھائے ہوئے تھے کہ اُسے سنگسار کریں (یوحنا 10 باب 31 آیت)۔ یسوع یہاں پر نہ تو خوفزدہ نظر آرہا ہے اور نہ ہی اُن کے آگے آگے بھاگ رہا ہے۔ اُس نے اُنہیں اپنے کلام کی طاقت سے روکا۔ اُس نے اُن کے سامنے اِس طرح سے دلائل پیش کرنا شروع کئے جیسے ایک تعلیم یافتہ ربی دوسرے تعلیم یافتہ ربیوں کے سامنے تعلیمی دلائل پیش کرتا ہے۔

i. "یسوع کلام میں سے ایک ایسا حوالہ پیش کرتے ہوئے جس سے وہ سب خوب واقف تھے اُن کی طرف سے لگائے گئے کفر کے الزام کو ایک دم میں مسترد کر دیا۔۔۔ اُس نے اپنی اِس دلیل میں جو سوال اُٹھایا وہ ربیوں کے درمیان بحث کا ایک بہت بڑا ذریعہ بن سکتا تھا۔" (بروس)

ب. کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ مَیں نے کہا تم خُدا ہو؟ زبور 82 میں بیان کردہ قاضیوں کو خُدا کہا گیا ہے کیونکہ وہ اپنے رتبے اور کام کے ذریعے سے دوسرے لوگوں کی زندگیوں اور قسمتوں کا فیصلہ کرتے تھے۔ مزید خروج 21 باب 6 آیت اور 22 باب 8-9 آیات میں بھی خُدا نے قاضیوں کو خُدا کہا ہے۔

i. "یہاں پر لفظ شریعت سے مراد صرف موسیٰ کی کتابیں ہی نہیں بلکہ وسیع پیمانے پر پورے پرانے عہد نامے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے بالکل ویسے جیسے یوحنا 7 باب 34 آیت اور 15 باب 25 آیت میں بھی کیا گیا ہے" (ایلفرڈ)

ii. "اُن کو یہ لقب دیا گیا تھا کیونکہ اگرچہ وہ ناکامل ہی تھے لیکن وہ خُدا کے کلام کی روشنی اور حکم کے مطابق اُس کی مرضی کو پورا کر رہے تھے۔" (ٹاسکر)

ج. جبکہ اُس نے اُنہیں خُدا کہا جنکے پاس خُدا کا کلام آیا: یسوع یہاں پر یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ اگر خُدا نے اُنہیں لقب دیا کیونکہ اُن کو خُدا کا کلام اور حکم ملا تھا جس کی روشنی میں وہ لوگوں کے فیصلے کرتے تھے تو اگر یسوع نے اپنے آپ کو اپنے کلام اور کاموں کی روشنی میں خُدا کا بیٹا کہا تھا تو یہ اُنکے نزدیک کفر کس طرح ہو گیا؟

i. "یہ دلیل بلند مرتبہ اور کم مرتبہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے دی جارہی ہے۔ اگر وہ قاضی خُدا کہلا سکتے تھے تو یسوع تو اُن سب سے بہت زیادہ بڑھ کر تھا وہ کیوں ایسا نہیں کر سکتا تھا۔" (ایلفرڈ)

ii. یسوع نے زبور 82 کا یہ بیان لیکر کہ "تم خُدا ہو۔" اُس کا اطلاق تمام انسانوں یا تمام ایمانداروں پر نہیں کر دیا تھا۔ زبور 82 میں خُدا کے لقب کا استعمال تشبیہاتی لحاظ سے کیا گیا ہے۔ یسوع نے بھی یہاں پر اُسی تشبیہ کو استعمال کیا اور اپنے اوپر الزام لگانے والے اُن یہودیوں کی کم علمی اور غیر مستقل مزاجی کا پول کھول دیا۔

iii. یسوع کا یہ دلیل دینے کا بڑا ترین مقصد یہ تھا کہ وہ اُن لوگوں کو یہ دکھا سکے کہ خُدا اور انسان کے ایک ہونے کا تصور شریعت کو ماننے والوں کے لئے اجنبی نہیں تھا بلکہ یہ پرانے عہد نامے میں واضح طور پر ملتا ہے۔ اور وہ اُن کو دکھانا چاہتا ہے کہ پرانے عہد نامے میں کئی ایک ایسے کردار تھے جو اُس کی شبیہ یا تصویر تھے اور اب وہ حقیقی مجسم خُدا، کامل خُدا اور کامل انسان اُن کے درمیان میں تھا۔

د. **اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں:** اِس اصول کا اطلاق پورے کے پورے کلام مقدس پر ہوتا ہے۔ لیکن یہاں پر یسوع نے اس کا اطلاق کلام کے ایک بہت ہی مبہم حوالے پر کیا ہے جس میں مرقوم تھا کہ لفظ خُدا انسانی قاضیوں کے لئے بھی استعمال ہوا تھا۔ یہ چیز ہماری توجہ اِس حیرت انگیز سچائی کی طرف مبذول کرواتی ہے کہ کلام کے بڑے بڑے حوالے یا تصورات ہی الہامی نہیں بلکہ اُس کا ایک ایک لفظ الہامی ہے۔

i. "اِس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص یہ کہہ کر کہ کلام میں کوئی غلطی ہے یا غلط بیانی کی گئی ہے اِس کی طاقت کو کم نہیں کر سکتا۔" (مورث)

ii. "کلام کبھی ٹل نہیں سکتا، یا بے تاثیر نہیں ہو سکتا (مرقس 7 باب 13 آیت)؛ جس وقت ہمیں لگے کہ کلام کی تعلیمات ہمارے لئے ناگوار ہیں تو ہم اِس کو نظر انداز نہیں کر سکتے۔ جو کچھ اُس میں لکھا ہے وہ ہمیشہ ایسے ہی لکھا رہے گا۔" (بروس)

iii. "یہاں ہمیں اِس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ یسوع نے یہ الفاظ پرانے عہد نامے کے کسی بہت ہی مشہور و معروف حوالے کے بارے میں استعمال نہیں کئے بلکہ اُس نے یہ سب اُس بات کے بارے میں کہا ہے جسے عام طور پر بہت خاص نہیں خیال کیا جاتا یا جس پر بہت زیادہ توجہ نہیں دی جاتی۔" (مورث)

iv. خُدا کا کلام باطل نہیں ہو سکتا، بلکہ جو کوئی اِس کی مخالفت کرتا ہے وہ باطل ہو جاتا ہے۔

ہ. **اُس شخص سے جسے باپ نے مقدس کر کے دُنیا میں بھیجا:** یہاں پر یسوع نے اپنی ذات کے بارے میں حیرت انگیز بیان دیا ہے۔ وہ ایک ایسی ذات تھی جسے خدا باپ نے خود مقدس کیا تھا اور جسے اُس نے خود اِس دُنیا میں بھیجا تھا۔

i. "پرانے عہد نامے کے قاضی اور شرع کے عالم اور نبی وہ لوگ تھے جنہیں کلام دیا گیا تھا جیسا کہ آیت 35 میں بیان کیا گیا ہے۔ جبکہ یسوع تو وہ ذات تھی جسے خُدا نے خُود بھیجا تھا اور جو خود مجسم کلام تھا۔" (ٹاسکر)

ii. **تاکہ تم جانو اور سمجھو:** "اِس سے پہلے جو کچھ بھی ہوا وہ ایک طرح سے ایک تعارفی عمل تھا تاکہ بعد میں آنے والے (یعنی مسیح) میں یہ سب باتیں پوری ہوں۔" (ایلفرڈ)

و. **اُنہوں نے پھر اُسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن وہ اُنکے ہاتھ سے نکل گیا:** ایک بار پھر یسوع کے دشمن اُس کے خلاف اپنے پُر تشدد منصوبے کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے۔

i. "اُنہوں نے یسوع کے گرد دائرہ بنا رکھا تھا لیکن وہ اُس میں سے نکل کر چلا گیا۔ وہ قوت جو اُس کی ذات سے نکلی جس کی وجہ سے وہ اُس پر ہاتھ نہ ڈال سکے یقیناً وہی قوت تھی جو یسوع کی ذات سے اُس رات نکلی تھی جب سپاہی اُسے گرفتار کرنے کے لئے باغِ گتسمنی میں آئے تھے۔" (ٹرینچ)

6. (40-42 آیات)

وہ پھر یردن کے پار اُس جگہ چلا گیا جہاں یوحنا پہلے بپتسمہ دیا کرتا تھا اور وہیں رہا۔ اور بہتیرے اُسکے پاس آئے اور کہتے تھے کہ یوحنا نے کوئی معجزہ نہیں دِکھایا مگر جو کچھ یوحنا نے اِسکے حق میں کہا تھا وہ سچ تھا۔ اور وہاں بہتیرے اُس پر ایمان لائے۔

اَ. وہ پھر یردن کے پار۔۔۔ چلا گیا: اِس کے بعد یسوع غصے میں بپھرے ہوئے اُن مذہبی رہنماؤں کے درمیان یروشلیم میں نہیں رہا۔ یسوع یہ جانتا تھا کہ اُس کے پاس ابھی وقت بہت کم تھا لیکن ابھی اُس کی گرفتاری اور مصلوبیت کا وقت نہیں آیا تھا۔ پس وہ یردن کے پار چلا گیا۔

i. "پیریہ اصل میں ہیرودیس انتپاس کا علاقہ تھا جہاں پر یروشلیم کے اِن مذہبی رہنماؤں کو کوئی اختیار حاصل نہیں تھا۔ یسوع وہاں پر اُن کی طرف سے خطرے سے بالکل محفوظ تھا اگرچہ اُس کا وہاں پر قیام مستقل نہیں بلکہ عارضی تھا۔" (ٹینی)

ii. "پہلے وہ ایک ایسی جگہ گیا جہاں پر خیال کیا جاتا ہے کہ لوگ اُسے خوش آمدید کہیں گے لیکن وہاں پر لوگوں نے اُسے سنگسار کرنے کی کوشش کی۔ اب وہ ایک ایسے نفرت انگیز علاقے پیریہ میں تھا اور وہاں پر لوگ اُس پر ایمان لائے۔" (مورث)

iii. "مسیح میں میرے بھائی اگر آپ کو یوں لگتا ہے کہ فلاں فلاں شہر یا علاقے میں آپ کے رہنے کے لئے کوئی مناسب اور محفوظ مقام نہیں ہے، تو ہو سکتا ہے کہ یہ رُوح کی مرضی ہو کہ آپ کسی ایسے علاقے میں چلے جائیں جہاں پر لوگ آپ کو قبول کریں۔ غالباً کوئی ایسی جگہ جس کے بارے میں توقعات بہت کم ہوں لیکن آپ کو وہاں پر فوائد بہت زیادہ ملیں۔ جب یروشلیم صرف ستانے والا پیدا کرتا ہے بیت بارا ایماندار پیدا کر سکتا ہے۔" (سپرجن)

iv. "وہ ہر دفعہ مجھے ملنے سے پہلے خُدا کو مل کر اپنے آپ کو لیس کرتا تھا اور قوت کو جمع کرتا تھا۔ اِسی لئے وہ یردن کے پار چلا گیا۔ وہ حالات سے بھاگ نہیں رہا تھا بلکہ اپنے آخری اور حتمی مقابلے کے لئے اپنے آپ کو تیار کر رہا تھا۔" (بارکلے)

ب. یوحنا نے کوئی معجزہ نہیں دِکھایا: یہ بات دلچسپ بھی ہے اور بہت زیادہ اہمیت کی حامل بھی ہے کہ اگرچہ یوحنا کے بارے میں یہ مشہور تھا کہ اُس نے کبھی کوئی معجزہ نہیں دکھایا تھا پھر بھی اُس کی خدمت بہت زیادہ اہم اور حیرت انگیز تھی۔ اور یوحنا نے جو کچھ یسوع کے بارے میں کہا تھا وہ سب سچ تھا (جو کچھ یوحنا نے اِسکے حق میں کہا تھا وہ سچ تھا)

i. جب وہ یہ کہتے ہیں کہ یوحنا نے کوئی معجزہ نہیں کیا تھا تو اُس کے کوئی معجزہ نہ کرنے پر زور دیا جا رہا ہے اِس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے مقابلے میں یسوع نے بہت سارے معجزات کئے تھے۔

ii. یہ بات ہمیں عام مسیحی زندگی میں معجزات کا مقام دکھاتی ہے۔

- یوحنا نے کبھی کوئی معجزہ نہیں کیا تھا لیکن وہ ایک بہت ہی اعلیٰ کردار کا مالک شخص تھا۔
- یوحنا نے کبھی کوئی معجزہ نہیں کیا تھا لیکن اُس نے بہت سارے خاص کام سرانجام دیئے تھے۔

- یوحنا کے کبھی کوئی معجزہ نہیں کیا تھا لیکن اُس کی ذات کا بہت گہرا اثر اُس کے جانے کے بہت دیر بعد تک بھی محسوس کیا جا سکتا تھا۔
- یوحنا نے کبھی کوئی معجزہ نہیں کیا تھا لیکن اُس نے یسوع کی طرف سے وہ تعریف پائی تھی جو کسی بھی انسان کو نصیب نہیں ہے۔

iii. "بہت دفعہ ہم غلطی اور جلد بازی سے یہ سوچنا شروع کر دیتے ہیں کہ خاص طرح کی خدمات صرف خاص لوگوں ہی کو دی جاتی ہیں، عظیم کام عام لوگوں کے لئے نہیں ہوتے بلکہ صرف معجزات کرنے والے بہت بڑے بڑے لوگوں کے لئے ہوتے ہیں۔" (موریسن)

ج. اور بہتیرے اُسکے پاس آئے۔۔۔بہتیرے اُس پر ایمان لائے: یروشلیم کے مذہبی رہنما اب بھی یسوع کی مخالفت کر رہے تھے، اور اُن کا یسوع کی مخالفت کے لئے سب سے بڑا عمل ابھی شروع ہونے والا تھا۔ اِس کے باوجود بہت سارے لوگ یسوع کے پاس آرہے تھے۔ پس اگرچہ انسانوں کی طرف سے بہت زیادہ مخالفت تھی لیکن خُدا کا کام جاری و ساری تھا۔